خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 27-فروری 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 48 و 83 نمبر 45 | جمعہ 29 شوال-1418ھ 27 تبلیغ 1377ہش 27-فروری 1998ء

ولادت باسعادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم نواب عباس احمد خان صاحب کے بیٹے مکرم انصر الیاس احمد خان صاحب کو بیٹی سے نوازا ہے نوزائیدہ کا نام نصرت جہاں تجویز ہوا ہے۔ بچی مکرم منصور احمد صاحب (بی-ٹی) ابن حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی-ٹی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بچی کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قضاء معلق اور مبرم کا ماخذ اور پتہ (کلام الٰہی) ہی سے ملتا ہے۔ گو یہ الفاظ نہیں۔ مثلاً کلام الٰہی میں فرمایا دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ اب یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا قبول ہو سکتی ہے اور دعا سے عذاب ٹل جاتا ہے اور ہزار ہا کیا' کل کام دعا سے نکلتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کل چیزوں پر قادرانہ تصرف ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کے پوشیدہ تصرفات کی لوگوں کو خواہ خبر ہو یا نہ ہو مگر صدہا تجربہ کاروں کے وسیع تجربے اور ہزارہا درمندوں کی دعاؤں کے صریح نتیجے بتلا رہے ہیں کہ اس کا ایک پوشیدہ اور مخفی تصرف ہے۔ وہ جو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اثبات کرتا ہے۔ ہمارے لئے یہ ضروری امر نہیں کہ اس کی تہہ تک پہنچنے اور اس کی کنہہ اور کیفیت کو معلوم کرنے کی کوشش کریں جبکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایک شے ہونے والی ہے۔ اس لئے ہم کو جھگڑے اور بحث میں پڑنے کی کچھ حاجت نہیں۔ خدائے تعالیٰ نے انسان کی قضاء و قدر کو مشروط بھی رکھا ہے جو توبہ خشوع، خضوع سے ٹل سکتی ہیں۔ جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہنچتی ہے تو وہ فطرتاً اور طبعاً اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے جو اسے بیدار کرتا اور نیکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے اور گناہ سے ہٹاتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ 24)

درخواست دعا

○ محترم افتخار علی قریشی صاحب لکھتے ہیں کہ میرے برادر نسبتی عزیز لئیق احمد قریشی صاحب جو حضرت منشی فیاض علی صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے ہیں کا ہارٹ کا آپریشن کراچی میں 98-2-5 کو ہوا تھا۔ والو ڈالا گیا اور بائی پاس بھی ہوا۔ حالت ہنوز تشویشناک ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ اسی طرح خاکسار پر 98-2-5 ہی کو نمونیہ کا حملہ ہوا۔ اب بڑی حد تک ٹھیک ہوں۔ خفیف سا انفیکشن سینہ میں باقی ہے۔ کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالقیوم پاشا صاب مربی سلسلہ کو مورخہ 98-2-16 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام مہوش پاشا تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم عبدالحمید خان صاحب (وفات یافتہ) کا پوتا اور محترم حافظ مولوی عبدالکریم خان صاحب آف خوشاب کا پڑپوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت منداور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سلیم احمد ملک صاحب سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان مورخہ 13 فروری 1998ء کو مختصر علالت کے بعد بعمر 64 سال وفات پا گئے ہیں۔ موصوف ملک مظفر احمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے صاحبزادے اور حضرت علی محمد صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے تھے۔ موصوف کے مضامین اکثر انگریزی اخبارات میں چھپتے رہتے تھے۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ شکیلہ طاہر صاحبہ اسسٹنٹ لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ کا بیٹا عزیز صادق احمد امین ولد طاہر منور احمد مورخہ 16- فروری 1998ء میں پیدا ہو کر 23- فروری 1998ء کو برضاء الٰہی وفات پاگیا۔ عزیز کا جنازہ محترم میر مسعود احمد صاحب نے پڑھایا اور عام قبرستان ربوہ میں تدفین کے بعد محترم میر مسعود احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ لواحقین کے لئے صبر اور حوصلہ کی خاص درخواست دعا ہے۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ میں نکاح کی بابرکت تقریب

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 21- فروری 1998ء کو بیت الفضل لندن میں محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب ابن حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے بیٹے مکرم صاحبزادہ مرزا سلمان احمد صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ مکرمہ عطیہ" الھادی شیما احمد صاحبہ بنت محترم ڈاکٹر میر داؤد احمد صاحب امریکہ سے مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر فرمایا۔

اس موقعہ پر حضرت صاحب نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا متن ذیل میں درج ہے۔

آج جس نکاح کا اعلان میں کرنے لگا ہوں یہ عزیزہ عطیہ" الھادی شیما احمد بنت ڈاکٹر میر داؤد احمد صاحب امریکہ کا عزیزم مرزا سلمان احمد صاحب ابن مرزا حنیف احمد صاحب ربوہ سے ایک لاکھ روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔ یہ نکاح جو میں پڑھاتا ہوں' خاندان کے 'ان کا ایک ضمنی فائدہ یہ ہے کہ مجھے ان بچیوں اور بچوں کے اصل ناموں کا پتہ چل جاتا ہے جبکہ پہلے ہم ان کو چھوٹے ناموں سے بلاتے رہتے ہیں جو پیار کے رکھے گئے ہیں شیما کا نام عطیہ" الھادی ہے یہ مجھے آج پہلی دفعہ پتہ چل رہا ہے۔ یہ دونوں 'خاندان حضرت (بانی سلسلہ) سے تعلق رکھتے ہیں اور مختلف رشتوں کی ڈوریوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ عزیزہ عطیہ" الھادی شیما ڈاکٹر میر داؤد احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ ان کی والدہ امتہ البصیر مُنّی یہ میری بڑی باجی اور ان کے میاں دولھا بھائی عبدالرحیم احمد صاحب کی نواسی اور امتہ البصیر کو ہمیشہ ہم مُنّی ہی کہا کرتے تھے۔ ابھی بھی مُنّی ہی کہتے ہیں۔ ان کی خاص قابل ذکر بات یہ ہے جو ان کے لئے دعاؤں کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ انہوں نے چین میں جماعت احمدیہ کی بہت خدمت سرانجام دی ہے۔ اور حقیقت میں ان کے وہاں جانے اور قیام کے دوران ہی ٹھوس بنیادوں پر وہاں جماعت قائم ہوئی۔ اور جہاں تک بچے کا تعلق ہے یہ میری ماموں زاد بہن عزیزہ طاہرہ اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں میرے چھوٹے بھائی مرزا حنیف احمد صاحب کے صاحبزادہ ہیں۔ طاہرہ بیگم جو میری ماموں زاد بہن ہیں حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کی صاحبزادی ہیں جو میری امی کے سب سے بڑے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رشتے کو دنیا اور آخرت میں ہر پہلو سے دونوں خاندانوں کے لئے بہت مبارک فرمائے اور یہ خونی رشتے کی جو بات کی گئی ہے یہ محض خونی رشتے کی بات نہیں ان دونوں خاندانوں کو میں جانتا ہوں کہ ان کی

باقی صفحہ 7 پر

خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

27 تبلیغ 1377 ہش 27 فروری 1998ء

مثبت اور منفی خیالات

کچھ لوگ اپنے آزاد ملک میں بھی اپنے آپ کو غلام سمجھتے ہیں۔ قوانین اور قواعد ان پر بھاری ہوتے ہیں اور ان کے مطابق زندگی بسر کرنے کو وہ غلامی کا نام دیتے ہیں اور اگر کوئی نیا قانون یا قاعدہ جاری کیا جائے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی زندگی کو اجیرن بنایا جارہا ہے۔ حالانکہ ہر معاشرے میں قوانین اور قواعد موجود ہوتے ہیں لیکن اپنے آپ کو غلام سمجھنے والے لوگ اپنے آزاد ملک میں بھی قوانین اور قواعد کی وجہ سے روتے پیٹتے رہتے ہیں کہ ہمیں کوئی آزادی حاصل نہیں۔ اس کے برخلاف کچھ لوگ غلامی کے دور میں بھی اپنے آپ کو آزاد سمجھتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ قواعد اور قوانین ہمارے ہی فائدے کے لئے ہیں اور کہ ہماری زندگی میں ہزاروں باتیں ایسی ہیں جو ہم خود اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ ان میں کوئی دخل نہیں دیتا۔ اور دخل دے بھی نہیں سکتا اور یہی آزادی ہے جس کی انسان کو ضرورت ہے۔ گویا کہ غلامی کے باوجود انہیں آزادی کا احساس ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگی کی تگ ودو کو کامیابی تک پہنچانے میں بااختیار ہوتے ہیں۔

آپ نے دیکھا کہ یہ دونوں قسم کے لوگ اپنے خیالات کی قید میں مقید ہوتے ہیں۔ جس نہج پر ان کے خیالات چلتے ہیں اسی نہج پر ان کی آزادی اور غلامی کا احساس ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنے آپ کو غلام سمجھنے لگے تو ہر پابندی کو جو اس کے اپنے ہی فائدے کے لئے ہوتی ہے وہ غلامی کی زنجیر سے تعبیر کرے گا اور اگر وہ اپنے آپ کو آزاد خیال کرے تو غلامی کی زنجیریں بھی اپنی چھنک اس کے دل میں سرور پیدا کریں گی۔ اور وہ اپنی زندگی کو بااختیار بناتا ہوا اپنے آپ کو ہر طرح آزاد سمجھے گا۔

پس خیالات کا یہ فرق ہماری زندگی کے خطوط متعین کرتا ہے۔ ہم چاہیں تو آزادی میں بھی غلام بن کر زندگی گذاریں اور چاہیں تو غلامی میں بھی کسی کی حاکمیت کو خاطر میں نہ لائیں اور اپنے آپ کو آزاد سمجھ کر زندگی گذاریں۔ جہاں تک خیالات کا تعلق ہے اس سلسلے میں حضرت امام جماعت الثانی کا ایک ارشاد پیش کیا جاتا ہے جو اس بات کو ایک مثال کے ساتھ واضح کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

”ظاہری سامانوں کی فراوانی خوشی کا باعث نہیں ہوتی۔ دماغ کی پراگندگی دولت کو حقیر کردیتی ہے۔ خیالات کی تکلیف ظاہری تکلیف سے بڑی ہوتی ہے۔ بچپن میں میں نے ایک ریڈر میں پڑھا تھا کہ ایک عورت کے بچے کو ایک جانور ایک پہاڑ کی بلند ترین چوٹی پر لے گیا۔ جب اس عورت کو معلوم ہوا تو وہ بے اختیار اس جانور کے تعاقب میں گئی اور اس چوٹی پر چڑھ گئی۔ بچہ کو حاصل کرلیا لیکن اب چوٹی سے اتر نہیں سکتی تھی۔ بمشکل اس کو اتار گیا۔ وہ چوٹی جس پر لوگ عام حالات میں چڑھ نہیں سکتے تھے وہ عورت ممتا کی ماری چڑھ گئی۔ اس عورت کے دل میں جو اپنے بچے کی محبت تھی اس نے جو انگیخت کی وہ کمزوری پر غالب آگئی اور وہ اس پر چڑھ گئی۔ پس معلوم ہوا کہ اصلی اور اعلیٰ درجہ کی چیز جو سب چیزوں میں عمدہ ہے۔ وہ خیالات کی صفائی ہے۔ ظاہری غلامی سے کہیں بڑی اور خوفناک غلامی خیالات کی غلامی ہے۔ خیالات سے جو بے اطمینانی ہوتی ہے ان کے باعث بادشاہوں نے اپنی بادشاہیوں کو چھوڑ دیا اور حکومت کی کوئی پرواہ نہ کی۔ بدھ نے بادشاہی اس لئے چھوڑی کہ وہ بادشاہی میں اطمینان قلب نہیں پاتا تھا مسلمانوں میں بھی ایسے بادشاہ ہوئے ہیں جنہوں نے حکومتوں کو خیالات کے بے اطمینانی کی خاطر چھوڑ دیا“۔

اس ارشاد سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہم اپنے خیالات کے مطابق نہ صرف اپنا رستہ بناتے ہیں بلکہ ہماری جدوجہد بھی ہمارے خیالات ہی کی رہین منت ہوتی ہے۔ جب عورت کے دل میں یہ جذبہ تھا کہ وہ اپنے بچے کو بچائے تو وہ دوڑتی ہوئی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئی حالانکہ عام حالات میں لوگ ایسا کرنا مشکل سمجھتے تھے۔ لیکن جب اس نے اپنے بچے کو پالیا اور وہ جذبہ باقی نہ رہا جو پہلے اس کے دل میں ابھرا تھا تو پہاڑی سے اترنا مشکل ہو گیا حالانکہ اترنا چڑھنے کی نسبت ہمیشہ آسان ہوتا ہے۔ لوگوں نے اسے اتارا۔

یہی کیفیت ہر شخص کو اس کے خیالات کے دھارے کے موافق پیش آتی ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو آزاد تصور کرنا چاہتے ہیں ان کے راستے میں غلامی کی کوئی بات نہیں آتی وہ یقین اور وثوق کے ساتھ آزاد زندگی بسر کرتے ہیں لیکن جن لوگوں کے خیالات میں غلامی کا احساس بس جائے وہ ہمیشہ غلام رہتے ہیں۔ نفسیات کے ماہر یہ مثال دیتے ہیں کہ اگر میز پر ایک گلاس رکھ کر اس میں آدھے گلاس تک پانی ڈال دیا جائے تو کچھ لوگ کہیں گے کہ آدھا گلاس خالی ہے اور کچھ کہیں گے کہ آدھا گلاس پانی ہے۔ گویا کہ دونوں قسم کے افراد اپنے اپنے خیال کے مطابق اس گلاس پر نگاہ ڈالتے ہیں اور اظہار حقیقت کرتے ہیں اور پھر ماہرین یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم اپنی توجہ خالی حصے کی بجائے پانی والے حصے کی طرف رکھیں تو زندگی زیادہ ہشاش بشاش ہو سکتی ہے۔

یہی بات آزادی اور غلامی کے متعلق کہی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ مثبت رنگ میں ماحول کو دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

برف باری دیکھ کر جی خوش ہوا
یہ بھی جلوہ ہے خدا کی شان کا
رُوئی کے گالے نظر آتی ہے یہ
پتہ پتہ ڈھانکتی ہے پیڑ کا
چاندنی کی ایک چادر فرش پر
پاؤں دھنسنے کا بھی دیتی ہے مزا

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانیات المبشر قادیان مارچ مئی 1937ء

دعا اور اس کی اہمیت طلباء کے لئے

ماہنامہ المبشر قادیان نے اپنے 1937ء کے مارچ اپریل مئی کے شمارے میں جو جلد نمبر ایک نمبر نو سے گیارہ تک تھا المبشر شبلی نمبر شائع کیا۔ شبلی نمبر شائع کرنے سے پہلے جو اعلان شائع کیا گیا اس میں درج تھا

وہ شخص جو پنجاب جنرل آف کامرس اینڈ اکنامکس جیسے بلند پایہ جریدہ کا تین برس تک ایڈیٹر رہا۔ ماڈرن لائف جیسے ہر دل عزیز مصور ماہنامے کی ادارت کا کام انجام دیتا رہا جس کے مضامین کلیم' نگار' ادب لطیف' نیرنگ خیال' ساربان' الفضل' ریویو' مصباح' عالم گیر' پرتاپ وغیرہ بے حساب مقتدر رسائل و جرائد میں شائع ہوتے ہیں اور جس کو ہندوستان کی ادبی مجلس نے متفقہ طور پر مصور قلم کا خطاب دیا تھا۔ اس کے نگارشات کتنے دلچسپ اور بلند پایہ ہوں گے۔ اس کا اندازہ آپ المبشر کے شبلی نمبر سے لگایئے جو ماہ فروری کے آخری ہفتے میں نہایت آب و تاب سے شائع ہو گا۔

ہم شبلی نمبر مارچ اپریل مئی 1937ء میں سے شبلی صاحب کا ایک مضمون دعا اور اس کی اہمیت طلباء کے لئے ذیل میں قارئین الفضل کے افادہ کے لئے شائع کرتے ہیں۔

غیر ممکن کو یہ ممکن سے بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

دعا عبودیت کا تقاضا ہے دعا اور نظریہ الوہیت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس لئے جو لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی مقدرت پر یقین کامل نہیں رکھتے ان کو اس مضمون سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔

دعا کے معنی صرف کسی غیر مرئی ہستی پر واقعات کی رو کا نتیجہ چھوڑ دینا ہی نہیں بلکہ اس کے معنی کامل توجہ سے خدا تعالیٰ کی غیر محدود طاقتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے اس سے کچھ مانگنا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کو ہماری ضرویات کا خود علم ہے اور اس کو بغیر مانگنے کے بھی ہماری احتیاجات کی پذیرائی کرنی چاہئے۔ اور وہ رحمانیت کی صفت کے ماتحت یہ کرتا بھی ہے لیکن عبودیت کے اظہار کے لئے اور خاص رحم کا طالب ہونے کے لئے بندے کو خود اس کی طرف جھکنا ضروری ہے۔ اور واقعات کی رو کو اپنے موافق بنانے کے لئے اس کی وجوہات اور اپنی بیکسی کی توضیح ضروری ہے۔

استعانت الٰہی کی قیمت دعا کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ اس کے ذریعہ بظاہر غیر ممکن اور انہونی باتیں بھی وقوع پذیر ہو جاتی ہیں۔ شرط یہ ہے کہ عام آدمیوں کی طرح صرف یہ نہ کہہ دیا جائے کہ اچھا جو خدا کرے۔ اور اسی کو دعا سمجھ لیا جائے۔ دعا تو ایک محنت طلب کام ہے۔ جسمانی محنت سے بھی زیادہ! آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے پوری روحانیت اور پورے خلوص کے ساتھ جھک جانا پڑے گا اور اس خون کے آنسوؤں کی قربانی دینی پڑے گی۔ جو آپ کے دل کی تاریکیوں میں دھڑک رہا ہے۔

یہ مبالغہ آمیز شاعرانہ فقرہ نہیں بلکہ فی الواقع آپ کو ایسا کرنا پڑے گا۔ ذرا خیال تو کیجئے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے تمام کائنات کی بنیادیں ہلا دیں اور اپنی دعا اور توجہ کے ذریعہ سے دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا کر دیا۔ لیکن جانتے ہو آنحضرت ﷺ کو اس کی قیمت کیا ادا کرنا پڑی؟ آنحضرت ﷺ نے یہ نہیں کہہ دیا کہ اچھا جو خدا کرے۔ یا خدا تعالیٰ کو ہماری ضروریات خود پوری کرنا چاہئیں۔ بلکہ آنحضرت ﷺ ساری ساری رات خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے رہتے تھے یا سر بسجود اور رکوع کی حالت میں پڑے رہتے تھے۔ اور اس کے نتیجہ میں حضرت عائشہؓ مروی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاؤں بھی سوج جاتے تھے۔ اور ان میں سے خون رواں ہو جاتا تھا اسی طرح آنحضرت ﷺ نے ابتدائی زندگی میں کئی روز غار حرا میں گذارے۔ اور آپ کو کئی صعوبتیں اور جسمانی تکالیف اس سلسلہ میں برداشت کرنا پڑیں۔

پس جو لوگ محض "توکل علی اللہ" اور دعاؤں کے لئے ہاتھ پاؤں نہ ہلانے کے قائل ہیں۔ انہوں نے دراصل دعا کا مفہوم سمجھا ہی نہیں۔ اور ان سے زیادہ اس دنیا میں سادہ لوح کوئی نہیں۔

طلباء کے لئے دعا کی اہمیت دعا ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ لیکن میں صرف طلباء کے لئے دعا کی اہمیت واضح کرنا چاہتا ہوں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو مقاصد میں طلباء کے لئے دعا کے بتاؤں گا۔ صرف وہی مقاصد ان کے لئے ہیں۔ ان کو دیگر ضروریات کے لئے بھی دعا کرنی ضروری ہے۔ لیکن میں صرف ان مقاصد پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جو بحیثیت طالب علم ان کو درپیش ہوتے ہیں۔

طالب علموں کو بحیثیت طالب علم دو مقاصد کے لئے دعا کی ضرورت ہوتی ہے۔

1۔ امتحان میں کامیابی کے لئے۔

2۔ استاد کی زجر و تنبیہ سے بچنے کے لئے۔

امتحان میں کامیابی کے لئے دعا

امتحان میں کامیابی کے لئے دعا اشد ضروری ہے اور (صاحب ایمان) طالب علم اس کے بغیر گذارا نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے مادہ پرست کہہ دیں کہ جو محنت کرتا ہے وہ اس کا پھل کھاتا ہے دعا کی کیا ضرورت ہے؟

میں کہتا ہوں ہم نے اکثر ایسے طالب علموں کو بھی دیکھا ہے جو سارا سارا سال محنت و مشقت کرتے ہیں۔ لیکن عین امتحان کے دنوں میں کوئی ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ یا تو وہ امتحان میں شامل نہیں ہو سکے یا باجود Clear minded اور روشن دماغ ہونے کے وہ اوٹ پٹانگ جواب لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور فیل ہو جاتے ہیں۔

اس کے برخلاف ہم نے ایسے (صاحب ایمان) اور صالح طلباء کو بھی دیکھا ہے۔ جو سارا سارا سال کچھ نہیں کرتے۔ لیکن محض دعا کی وجہ سے کامیاب ہو جاتے ہیں۔

میرا اپنا تجربہ میں دور کیوں جاؤں۔ اپنی مثال سنا دیتا ہوں۔ میں نے جب بی۔ کام امتحان دیا تو باوجود محنت کے مجھے اکاؤنٹس (بہی کھاتہ) نہ آتا تھا۔ کیونکہ حساب کتاب میں مجھے بہت کم دلچسپی ہے۔ چنانچہ میرا پرچہ بہت خراب ہوا۔ اور حق یہ ہے کہ میرا ایک سوال بھی درست نہیں تھا۔ ایک دو سوال میں نے نکالنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ان کا جواب تو الگ رہا عمل بھی درست نہیں تھا۔ مجھے کامیابی کی قطعاً توقع نہ تھی بلکہ کمپارٹمنٹ کے امتحان میں آنے کی پوری امید تھی۔ چنانچہ میں نے ایک دوست کو حساب کی کتاب بھی بھیج دینے کو لکھ دیا تھا۔ اور اگلے امتحان کی کوشش میں مصروف تھا۔ لیکن میری توجہ دعا کی طرف بھی تھی۔ چنانچہ میں نے خود بھی دعا کی اور دوسرے بزرگوں سے بھی کروائی۔

نتیجہ سے کچھ عرصہ پہلے مجھے ایک رؤیا ہوا کہ میں نے ایک بڑے شیر ببر کو بچھاڑا ہے۔

اس کے بعد میں ایک احمدی بزرگ عورت کو جنہیں کثرت سے کشوف و الہام ہوتے ہیں اور امور غیبیہ سے بھی اطلاع پاتی ہیں۔ ایک خط اپنی خالہ صاحبہ سے لکھوایا جس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ عزیز موصوف کا صرف ایک پرچہ خراب ہوا ہے (ہم نے ان کو پرچہ کی خرابی کا علم نہیں دیا تھا) لیکن وہ بفضلہ تعالیٰ پاس ہو گا۔

میں نے سمجھا کسی ذریعہ سے ان کو خبر مل گئی ہو گی۔ کہ میرا ایک پرچہ خراب ہے۔ لیکن بظاہر اس کا امکان نہ تھا۔ کیونکہ میرے مقام سے وہ کئی سو میل دور رہائش رکھتی ہیں۔ تاہم ہم نے ان کو مزید تسلی کے لئے ایک اور خط لکھا۔ اور اب کے ظاہر کر دیا کہ پرچہ واقعی خراب ہو گیا ہے۔ لیکن دعا توجہ سے کریں۔ جس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ میں نے دعا کی ہے خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ اس پرچہ میں صرف ایک غلطی ہے۔ لیکن وہ نظر انداز ہو گی اور عزیز بچی ہنسی ہنسے گا۔

اس کے بعد مجھے کامیابی کا کافی یقین ہو گیا۔ اور میں نے اگلے امتحان کی تیاری چھوڑ دی۔ جب نتیجہ نکلا تو میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی کہ میں نہ صرف کامیاب تھا۔ بلکہ ایک لحاظ سے صوبہ بھر میں اول نکلا۔!

کیا یہ خدا تعالیٰ کا ایک نشان نہیں ہے اور دعا کا پر اثر نتیجہ!! کہاں کمپارٹمنٹ کی توقع اور کہاں یہ شاندار کامیابی کہ صوبہ بھر میں اول!

اس طرح کے بلکہ اس سے بہتر قبولیت دعا کے واقعات تو حضرت بانی سلسلہ اور حضرت امام

ایک اچھی بات

سب سے زیادہ خوشی انسان کو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں ملتی ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اس سے زیادہ اور کوئی خوشی کی بات نہیں ہو سکتی۔

جماعت الثانی کے ذریعے سامنے آئے ہیں۔ لیکن میں نے اپنے تجربہ کا حوالہ اس لئے دیا ہے تاکہ کسی کو یہ شبہ نہ رہ جائے کہ آج کل کے تعلیم یافتہ نوجوانوں پر اس قسم کے فضل نہیں ہو سکتے۔

امتحان کا التواء مجھے یاد ہے میں نے ایف۔ اے کا امتحان دینا تھا۔ ان دنوں پرچے آؤٹ ہو رہے تھے۔ ہمیں تو ان کا علم نہ ہوتا۔ لیکن ہندوؤں کے کالجوں سے بعض طلباء سوالوں کا پتہ لے آتے تھے۔ جس روز اقتصادیات کا پرچہ تھا۔ مجھے بہت فکر ہوئی کہ دوسرے لوگ مجھ سے فائدہ میں رہیں گے۔ ان کو پرچہ کا علم ہے اور مجھے نہیں۔ چنانچہ میں نے دعا کی کہ خدایا تو کوئی بہتر حالات پیدا کر۔ بلکہ میں نے صاف التجا کی کہ امتحان ہی ملتوی ہو جائے۔

امتحان کی رات تک امتحان کے التواء کا کوئی امکان نہ تھا کیونکہ پرچوں کی برآمدگی کا کوئی ثبوت بہم نہ پہنچا تھا۔ خصوصاً اکنامکس کے پرچہ کے متعلق بہت کم گمان تھا کہ وہ آؤٹ ہوا ہے۔

صبح ہم امتحان کے لئے تیار تھے۔ لیکن میں نے پھر دعا کی۔ اور خدا کی قدرت کہ جب میں نے (عبادت) سے فارغ ہو کر ایک سلام پھیرا تو اس وقت اخبار والا یہ آوازیں لگا رہا تھا کہ ایف اے کا امتحان ملتوی ہو گیا اب کچھ عرصہ کے بعد امتحان ہو گا۔

ان امثلہ کے بیان سے میرا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے بندے کی رستگاری کرتا ہے۔ اور اگر سچے دل سے اور پورے خلوص کے ساتھ دعا مانگی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ واقعات کا رخ آپ کی موافقت میں نہ ہو جائے

دعا کیا کر سکتی ہے؟ طلباء کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اگر پرچہ خراب ہو گیا۔ تو دعا کیا کر سکتی ہے؟ اسی وقت تو دعا کا اصل کام ہوتا ہے۔ دعا یہ یقیناً کر سکتی ہے کہ ممتحن کو پرچوں کا معیار عام خراب معلوم ہو اور وہ سب کو کچھ مفت کے نمبر دے دے تاکہ پاس ہونے والوں کی اوسط قائم رہے اور آپ بھی اسی رو میں آ کر پاس ہو جائیں۔ پھر دعا یہ کر سکتی ہے کہ پرچے دیکھنے کے وقت ممتحن کا مزاج ٹھیک ہو اور وہ خوشی میں آ کر کچھ نمبر زیادہ دے دے۔ یہ اس طرح ہوتا ہے کہ بعض اوقات جواب درست بھی ہو لیکن کچھ قاعدہ ہی ایسا ہے کہ ممتحن پورے نمبر نہیں دیا کرتا۔ مثلاً بیس میں سے سولہ دے دے یا سترہ دے بیس نہیں دے گا۔ (سوائے اس کے کہ وہ حساب کا پرچہ ہو) اب یہ ممتحن کے اس وقت کے مزاج پر منحصر ہے کہ وہ آپ کو سولہ دے یا سترہ دے یا اٹھارہ دے۔ کیونکہ اس کا فیصلہ کسی قانون کی رو سے نہیں ہوتا بلکہ Mood اور رجحان طبع پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا ہے۔ مجھے خود اس کا تجربہ ہے۔ پس دعا یہ کام کر سکتی ہے کہ ممتحن کے رجحان طبع کو آپ کی موافقت میں کر دے اور وہ آپ کو زیادہ نمبر دے دے۔ دعا اس سے بھی بڑھ کر یہ کر سکتی ہے۔ کہ سارا امتحان ہی منسوخ ہو جائے اور از سر نو ہو۔ اور آپ کو اپنی کمی پورا کرنے کا موقع مل سکے۔

پھر دعا یہ کر سکتی ہے کلرکوں سے آپ کے نمبر جمع کرنے میں شروع سے لے کر آخر تک غلطیاں ہوتی رہیں۔ اور آپ کو نمبر زیادہ آجائیں۔

بہرحال یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے کہ وہ بہترین لائحہ عمل تجویز کرے اور آپ کا کام کرنے کے لئے عجیب و غریب ذرائع استعمال کرے۔ جس کا وہم و گمان بھی ان دنیا داروں کے ذہن میں نہیں آ سکتا۔

میں نے مندرجہ بالا تجاویز تو صرف اس لئے لکھ دی ہیں کہ اکثر اوقات اس طرح بھی ہو جاتا ہے۔ ورنہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی ایسی تجویز کرے جو ان سب سے بالاتر اور حیرت انگیز ہو۔

طلباء کی ذمہ داری یہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے افضال کی توقع رکھتے وقت آپ کو اپنی ذمہ داری بھی محسوس کرنی چاہئے یہ نہیں آپ کو خدا تعالیٰ نے ذہنی قویٰ دیئے ہیں لیکن آپ ان کو جان بوجھ کر استعمال نہیں کرتے اور سارا سال کھیل کود میں گذار کر خدا تعالیٰ سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ آپ کو للہ فی اللہ کامیاب کر دے یہ کبھی نہیں ہو گا۔ آپ کو اپنا پورا زور لگانا چاہئے۔ البتہ اگر کوئی کمی رہ جائے اور باوجود محنت کے آپ کو کوئی مضمون نہ آئے یا حالات ایسے پیدا ہو جائیں کہ آپ محنت نہ کر سکے ہوں۔ اور ان حالات پر آپ کا کوئی اختیار نہ ہو مثلاً غیر متوقع طور پر آپ امتحان کے عین نزدیک بیمار ہو جائیں آپ کا کوئی عزیز فوت ہو جائے۔ جس کے ماتم کی وجہ سے آپ کا ذہن پڑھائی کی طرف راغب نہ ہو سکا ہو۔ تو اس کا فکر نہ کریں۔ خدا تعالیٰ خود بندوبست کرے گا۔ بشرطیکہ آپ اس کے احکام پر چلتے رہے ہیں اور (عبادات) میں باقاعدگی حاصل ہے۔ خدا تعالیٰ تو صرف یہ ٹھیکہ کرتا ہے کہ تم میری عبادت کرو میں تمہاری مدد کروں گا صرف مدد کرنے کا (بغیر تم سے کچھ لینے کے) اقرار نہیں کرتا۔!

بلاضرورت سزا دینے کا حشر دوسرا مقصد دعا کا طالب علموں کے لئے بحیثیت طالب علم استاد کی زجر و تنبیہ یعنی سزا وغیرہ سے بچنے کا ہے۔

جائز سزا دینی معیوب نہیں بلکہ مستحسن ہے۔ لیکن بعض اساتذہ سزا نہیں دیتے بدلہ لیتے ہیں۔ مثلاً کسی نے چوری کی اب بجائے نفسیات کے اصول پر عمل کرنے کے کہ اس کو بری صحبت سے بچایا جائے یا دیکھا جائے کہ آیا وہ غریب تو نہیں۔ تاکہ جو جذبہ اس کی چوری کے پیچھے کارفرما ہے اس کا تدارک ہو سکے یا اس کو سمجھایا بجھایا جائے۔ بعض استاد تمام سکول کے لڑکوں کو جمع کر کے ایک دو نہیں بلکہ بارہ بارہ درجن یعنی 144 بیدوں کی سزا اسے دے دیتے ہیں۔ اور یہ ہماری آنکھوں کا دیکھا معاملہ ہے۔ سنی سنائی بات نہیں ایسے استادوں کے متعلق میرا سو فیصدی تجربہ ہے اور میں اس پر قسم کھانے کو تیار ہوں کہ ان کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا دست انتقام مرتے دم تک ان سے معصوم روحوں کا بدلہ لے لیتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ سکول کے بچے معصوم ہوتے ہیں اور اگر وہ خود دعا نہیں کرتے تو خدا تعالیٰ ان کی طرف سے ان کی وکالت کرتا ہے اور استادوں کو کیفر کردار تک پہنچاتا ہے۔

سزا کی بجائے نفسیات میں نے اکثر مطالعہ کیا ہے کہ استاد سزا دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں یا ان کو اس کی عادت پڑ جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طالب علم بھی بغیر سزا کے کام نہیں کرتے۔ اگر شروع سے بچہ کی نفسیات کا مطالعہ کر کے اس سے کام لیا جائے۔ اور بجائے مکوں اور گھونسوں سے صبر و تحمل اور کسی سائنٹیفک طریق پر عمل کر کے انکو سکھایا جائے۔ تو وہ زیادہ سودمند ہو سکتا ہے۔

یہ غلط بات ہے کہ بغیر سزا کے طالب علم کام نہیں کرتے۔ اگر آپ نفسیات کا مطالعہ کریں تو آپ کو کئی ایسے طریق مل جائیں گے جو سزا کے بدل ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے بی۔ ٹی یا ایس۔ اے۔ وی کے کورسوں میں نفسیات کا مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے باوجود استاد اس کے اصولوں پر عمل نہیں کرتے اور اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ وہ امتحان پاس کرنے کے لئے صرف کورس رٹ لیتے ہیں۔ اور نفسیات کی روح کو نہیں سمجھتے اور نہ وہ اپنے مقررہ کورس سے کوئی علیحدہ کتابیں پڑھتے ہیں۔ ورنہ وہ سزا کے قائل نہ رہیں۔ آخر جب کنڈر گارٹن اور منٹسری سسٹم والے بغیر سزا کے ہی طلبا کو پڑھا لیتے ہیں۔ تو عام سکولوں کے اساتذہ ایسا کیوں نہیں کر سکتے؟

پس جو استاد جہاں نفسیات سے کام چل سکتا ہے سزا کا استعمال کرتا ہے وہ بھی میرے نزدیک اتنا ہی گناہ گار ہے۔ جتنا وہ استاد جو ضرورت سے زیادہ سے سزا دیتا ہے اور قدرت اس سے بھی بدلہ لئے بغیر نہیں رہتی۔

معصوم روحوں کو اذیت دینے کا انجام استادوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جب وہ بچوں کو بید اور گھونسے مار رہے ہوتے ہیں تو بچوں کی معصوم روحیں ان کو دعائیں نہیں دے رہی ہوتیں بلکہ بددعا ہی دے رہی ہوتی ہیں۔ اس کا نتیجہ میں نے خود دیکھا ہے اور اس پر عرصہ تک غور کیا ہے کہ استادوں کے حق میں اچھا نہیں ہوتا بلکہ وہ خسارہ پاتے ہیں۔

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ استاد جو ہمارے زمانہ میں ضرورت سے زیادہ ظلم و تعدی کیا کرتے تھے۔ ان میں سے کسی کی بدلی ہو گئی۔ اور کسی کو انسانیت سوز افعال کی وجہ سے سکول میں سے نہایت بے عزتی کے ساتھ برخواست کر دیا گیا۔ کسی کو فی الفور سکول سے ہٹا کر سمندر پار کسی تن تنہا جزیرہ میں بھیج دیا گیا۔ کسی کا عہدہ گر گیا۔ اور کسی کے اولاد نہ ہوئی۔ اور کسی کے گھر کے حالات ایسے خراب ہو گئے کہ زندگی اس کے لئے اجیرن ہو گئی۔

میں ان باتوں کو مذاق کے طور پر پیش نہیں کر رہا۔ بلکہ عبرت دلانا چاہتا ہوں۔ ان اساتذہ کو جو بلاضرورت یا بغیر نفسیات کے اصول پر عمل کئے کے طلبا کو مارا کرتے ہیں۔ اور ان کو کم از کم اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ سکول کے بچے معصوم ہوتے ہیں۔ ان کی دعائیں جلد قبول ہوتی ہیں۔ پس ان کی بددعاؤں سے ڈرو۔ ہم نے خود قدرت کے دست انتقام کو حرکت میں آتے دیکھا ہے۔ اور یہ بات غلط نہیں۔

ہماری جماعت کے اساتذہ کو ایک اور فخر حاصل ہے۔ اور وہ حضرت (بانی سلسلہ) کی غلامی کا فخر ہے۔ اس وجہ سے ان پر زیادہ بلائیں نہیں آسکتیں۔ کیونکہ بوجہ (عبادت کرنے) کے اور دیگر احکام پر چلنے کے ان پر بعض افضال بھی

باقی صفحہ 7 پر

"سیفیات"

نسیم سیفی

مفروضہ تو مفروضہ ہی ہوتا ہے۔

بعض اوقات درست ثابت ہوتا ہے اور بعض اوقات غلط۔ مثلاً اسی بات کو لیجئے کہ کسی سے پیار محبت اور شفقت کا صلہ تو آپ کو بہت کم ملے گا۔ جس شخص سے آپ نے یہ سلوک کیا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ تو نارمل بات ہے۔ سبھی ایسا کرتے ہیں اور اگر کسی وقت آپ نے اس شخص کے ساتھ کسی معاملے میں ذرا سی بھی خفگی کا اظہار کیا۔ وہ خفگی درست ہو یا غلط۔ اس کے دل کے آئینے میں بال آ جائے گا۔ اور وہ یہ بات کبھی نہیں بھولے گا۔ موقع بے موقع وہ اس کا ذکر کرے گا کہ آپ کو یاد ہے آپ مجھ سے ناراض ہوئے تھے۔ یا کم از کم اپنے دوستوں سے بات کرے گا۔ کہ جی ان کا کیا ہے وہ تو ناراض ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ کبھی نہیں کہے گا کہ پیار محبت اور شفقت کا سلوک کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کے خیال میں یہ باتیں تو بالکل نارمل ہیں۔ ہر شخص کو پیار محبت اور شفقت کا سلوک کرنا چاہئے۔ البتہ خفگی کا اظہار کبھی نہیں کرنا چاہئے۔

یہ ایک مفروضہ ہے لیکن ایک دوسرا پہلو یہ ہے کہ بعض لوگ پیار محبت اور شفقت کی اتنی قدر کرتے ہیں کہ اگر کسی وقت ان سے خفگی کا اظہار کیا جائے تو وہ خندہ پیشانی سے اسے قبول کر لیتے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ پیار محبت کرنے والے کتنے لوگ ہیں۔ خفگی کا اظہار تو ہر شخص کر لیتا ہے۔ مشکل بات ہے پیار اور محبت کا سلوک۔ اور جو شخص ہم سے پیار اور محبت کا سلوک کرتا ہے اس سے اگر کسی وقت خفگی کا اظہار بھی ہو جائے تو کیا حرج ہے۔ آخر اس نے اس بات کی دل میں گانٹھ تو نہیں لگا لینی۔ خفگی کا اظہار کیا ہے' اسے بھول جائے گا' اسے نظر انداز کر دے گا' اور پھر پیار محبت اور شفقت کا اظہار کرے گا۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو افراد گفتگو کر رہے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص کی حیثیت دوسرے سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور وہ کسی بات پر خفگی کا اظہار کرنے لگتا ہے۔ دوسرا شخص سمجھانے کی کوشش کرتا ہے کہ جس بات پر آپ خفگی کا اظہار کر رہے ہیں وہ درست نہیں ہے۔ بات تو ٹھیک ہے لیکن جو شخص خفگی کا اظہار کر رہا ہے۔ وہ بھی تو آخر سوچ سمجھ کر ہی ایسا کر رہا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے شخص نے غلطی کی ہے اور میرا حق ہے کہ میں اسے غلطی کی طرف توجہ دلاؤں۔ اور پھر جب اسے کہا جاتا ہے کہ یہ بات جو آپ کہہ رہے ہیں۔ درست نہیں ہے تو بعض اوقات وہ شخص کہتا ہے کہ کیا مجھے تم پر خفگی کا بھی حق حاصل نہیں ہے۔ ہمیشہ تم سے محبت اور پیار کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اگر اب میں نے اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق تم سے خفگی کا اظہار کیا ہے تم اس پر ناراض کیوں ہوتے ہو۔ یا اس کا برا کیوں مناتے ہو۔ یوں بھی ہوتا ہے۔

غرضیکہ دونوں پہلو سامنے آتے ہیں۔ اور انسان کہہ نہیں سکتا کہ کس وقت کونسا پہلو سامنے آئے گا۔ کون شخص کس پہلو کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ پیار محبت اور شفقت کو یا خفگی کو۔ اور وہ خفگی کے اظہار پر جز بز ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ بھی کہتا ہے کہ آپ کو یاد ہوگا آپ پہلے بھی مجھ پر ناراض ہوئے تھے۔ ہاں۔ یاد ہے۔ لیکن آپ کو بھی یاد ہوگا کہ آپ کے ساتھ ہمیشہ محبت پیار اور شفقت کا سلوک کیا گیا ہے۔ اگر کسی موقعہ پر کوئی ایسی بات ہو گئی ہے جو ہے تو غلط لیکن ہم اسے درست سمجھتے ہیں۔ تو اس کے اظہار پر ایسی ناراضگی کا کیا مطلب۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ دونوں باتوں کو متوازن رکھا جائے۔ جو شخص آپ سے پیار محبت کا سلوک کرتا ہے اگر اس کے دل میں بھی خفگی آتی ہے اور وہ اس کا اظہار کر دیتا ہے تو خوش دلی سے مانئے۔ چونکہ اس اظہار کے بعد پھر اس نے آپ سے محبت اور پیار ہی کا سلوک کرنا ہے۔ لیکن۔ خیر۔ اس کے متعلق کہا کچھ نہیں جا سکتا لوگوں کی جو بھی طبیعت ہے اسی کے مطابق انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے۔ آپ چاہے ہزار کوشش کریں کہ ان کی یہ طبیعت بدل جائے اور وہ کسی خفگی کو خوش دلی کے ساتھ مان لیں۔ ایسا نہیں ہوگا۔

بہرحال یہ دنیا تضادات کی دنیا ہے اس میں تضادات اس درجہ پائے جاتے ہیں کہ انسان کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ کس وقت کیا کرے۔ وہ ایک وقت میں ایک بات کرتا ہے تو مفید ثابت ہوتی ہے دوسرے وقت میں وہی بات کرتا ہے تو مضر ثابت ہوتی ہے۔ لیکن اس کا علاج کوئی نہیں۔ زندگی انہی حالات میں گزارنا ہوتی ہے۔ اور زندگی گزر ہی جاتی ہے۔

از منہ گذشتہ میں ایک بہت بڑے بزرگ انسان کا ذکر آتا ہے کہ وہ کسی شخص سے خربوزے کی قاشیں کھا رہے تھے۔ کسی نے کہا کہ یہ تو خربوزہ کڑوا کسیلا ہے۔ آپ نے اس بات کا اظہار ہی نہیں کیا۔ وہ کہنے لگے کہ اسی ہاتھ سے بہت سی میٹھی قاشیں کھائی ہیں۔ اگر ایک آدھ یا چند ایک قاشیں کڑوی بھی آگئی ہیں تو کیا ہوا۔

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطاء الغفار راشد فیصل آباد

کیا آپ C.A کی فیلڈ میں آنا چاہتے ہیں؟

ہمارے ملک میں آٹھویں جماعت کے بعد اکثر ذہین اور اچھے نمبر حاصل کرنے والے طلباء سائنس سبجیکٹس کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس کے بعد .F.Sc میں بھی مضامین کا انتخاب کچھ مسئلہ نہیں رکھتا مگر .F.Sc کے بعد طلباء ایک مشکل کا شکار ضرور ہوتے ہیں کہ وہ کس فیلڈ کا چناؤ کریں جن کے نمبر تو اتنے آجاتے ہیں کہ انہیں میڈیکل کالج یا انجینئرنگ کالج میں داخلہ مل جائے وہ فورا داخلہ لے لیتے ہیں مگر جن کے نمبر ذرا کم ہوتے ہیں وہ بڑی مشکل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ آج کل تو دھڑا دھڑ پرائیویٹ ٹیکنیکل اور کامرس کی تعلیم دینے کے ادارے کھلے ہوئے ہیں اس لئے طلباء کے لئے بڑا مشکل ہوتا ہے کہ وہ آخر کیا کریں؟ ایسے میں وہ C.A کی فیلڈ کا انتخاب بھی کر سکتے ہیں بشرطیکہ ان کا رجحان اس طرف ہو ذیل میں ہم کچھ باتیں اس فیلڈ کے بارے میں لکھیں گے جن سے ضرور ایسے طلباء کو فائدہ ہو سکتا ہے جو F.Sc/F.A کر رہے ہیں یا تازہ تازہ کی ہے اور ان کی معلومات کم ہیں۔

تعارف C.A "چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ" کا مخفف ہے۔ C.A کے بنیادی طور پر دو مراحل ہیں۔ C.A انٹر اور C.A فائنل جو شخص C.A فائنل کر لیتا ہے اسے .A.C.A کہتے ہیں۔ بہت سے طلباء کے ذہن میں یہ موجود ہے کہ C.A تو بہت ہی مشکل ہے دس دس بارہ بارہ سال لگ جاتے ہیں پھر کہیں C.A کی ڈگری ملتی ہے۔ تو اس بارے میں وضاحت کرتا ہوں۔

دراصل پرانے سسٹم کے تحت جو کہ اب 1999ء تک لاگو رہے گا۔ (اس کے ساتھ ساتھ نیا سسٹم بھی جاری ہے جن کا ذکر آگے ہو گا) کوئی بھی طالب علم جس کے پاس گریجوایٹ ڈگری ہو اسے ایک P.P.T ٹیسٹ کلیئر کرنا ہوتا تھا۔ اس کے بعد وہ فرم جوائن کرتا۔ فرم میں ٹریننگ کے دوران ہی اسے علیحدہ سے اپنے امتحانات کی تیاری بھی کرنی ہوتی اور C.A انٹر اور C.A فائنل فرم میں رہتے ہوئے ہی کرنا پڑتا تھا اس طرح طلباء پر کافی بوجھ ہوتا اور کئی سال لگ جاتے اور نئے سسٹم کے بارے میں بتانے سے پہلے یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ C.A کے تمام معاملات، بنیادی داخلہ ٹیسٹ، سی اے انٹر اور سی اے فائنل کے امتحانات اور ان کی ڈگریاں جاری کرنا اور دوسرے تمام متعلقہ معاملات The Institute of Chartered accountants of Pakistan کے سپرد ہیں اب C.A کے لئے جو نیا سسٹم اپنایا گیا ہے اس کے مطابق F.A/F.Sc کے بعد خواہشمند طلبا کو ایک Apptitude Test کلیئر کرنا پڑتا ہے اس کے بعد انسٹیٹیوٹ کے مقررہ کالج سے دو سال کا فاؤنڈیشن کورس کرنا پڑتا ہے۔ اس کورس میں طلباء کو باقاعدہ کالج کی طرح تمام مضامین پر لیکچر دیے جاتے ہیں اور کلاسز ہوتی ہیں۔ ان دو سالوں میں فاؤنڈیشن کے ساتھ ساتھ .F.E.I اور F.E II کے امتحانات بھی دینے ہوتے ہیں .F.E.I کی ڈگری C.A انٹر کے برابر ہے اس کے بعد کوئی فرم جوائن کر کے وہاں .P.E.I اور P.E.II پاس کرنے ہوتے ہیں یعنی C.A فائنل۔ مندرجہ بالا مخففات سے مطلب ہے کہ

(1) F.E سے مراد فاؤنڈیشن ایگزامینیشن (Foundation Examination) ہے۔

(2) P.E سے مراد پروفیشنل ایگزامینیشن (Professional Examination) ہے

یاد رہے کہ .F.E.I اور .F.E.II کے امتحانات اسی کورس سے ہوتے ہیں جو کہ دوران تعلیم (فاؤنڈیشن کورس) کے درمیان پڑھایا جاتا ہے۔ اب ہم اسے نئے سسٹم کے متعلق کچھ بیان کرتے ہیں۔

بنیادی رجحان ٹیسٹ یہ ٹیسٹ بنیادی طور پر تین مضامین پر مشتمل ہوتا ہے 1۔ انگلش 2۔ ریاضی وایریتھمیٹک 3۔ جنرل نالج۔ اکثر طلباء دوسرا اور تیسرا سیکشن تو آسانی سے کر لیتے ہیں مگر پہلا سیکشن جو انگریزی کا ہوتا ہے اس بارے میں کنفیوژن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ سیکشن 100 نمبروں کا ہوتا ہے جبکہ دوسرے حصے 50،50 نمبر کے اس طرح کل 200 نمبر کا ٹیسٹ ہوتا ہے۔

انگریزی کے سیکشن میں 50 نمبر کا مضمون ہوتا ہے اور 50 نمبر کی گرائمر اکثر طلباء مضمون کے سلسلے میں پریشانی کا اظہار کرتے ہیں کہ وہاں ایسا مضمون آجاتا ہے جو انہوں نے کہیں بھی پڑھا نہیں ہوتا دراصل طلباء اہم اہم مضامین یاد کر لیتے ہیں لیکن طلباء کو انگریزی سیکشن میں کامیابی کے لئے صرف ایک بات یاد رکھنی چاہے کہ ایسی انگریزی کی صلاحیت پیدا کی جائے کہ اردو کا کوئی بھی فقرہ ہو آپ اسے انگلش میں لکھ سکیں یعنی گرائمر درست ہو تو کوئی مسئلہ نہیں خواہ کوئی بھی مضمون آجائے لکھا جا سکتا ہے۔

ابتدائی رجحان ٹیسٹ دینے کے اوقات یہ ٹیسٹ سال میں چار مرتبہ ہوتا ہے عموماً فروری، مئی، اگست اور نومبر کے مہینوں میں ہوتا ہے۔ فروری اور مئی میں منتخب ہونے والے طلباء کی کلاسز ماہ جون اور اگست اور نومبر میں منتخب ہونے والوں کی کلاسز کا آغاز جنوری سے ہوتا ہے۔ یہ ٹیسٹ پاس کرنے کے بعد طالب علم کی انسٹیٹیوٹ میں رجسٹریشن ہو جاتی ہے اور طالب علم ملک کے اہم شہروں میں قائم انسٹیٹیوٹ کے مقرر کردہ کسی بھی کالج میں داخلہ لینے کا اہل ہو جاتا ہے۔ یہ کالجز کراچی، لاہور، فیصل آباد، ملتان، اسلام آباد، پشاور اور کوئٹہ میں قائم ہیں۔ یہ ٹیسٹس دینے کے لئے متعلقہ فارمز ان کالجز سے مل جاتے ہیں۔ جب بھی یہ ٹیسٹ ہوتا ہے اس کا پروگرام اخبارات میں شائع ہوتا ہے۔ جبکہ نظارت تعلیم والے الفضل کے ذریعہ بھی مطلع کر دیتے ہیں۔

داخلے کے بعد عموماً اس طرح کے مضامین میں جن میں کسی بھی پروفیشن سے متعلق طلباء کو معلومات فراہم کی جاتی ہیں داخلے کے بعد کے تعلیمی معاملات سے آگاہ نہیں کیا جاتا مگر یہ تجربہ ہوا ہے کہ جو بھی نئے داخلہ لے کر آتے ہیں دو تین ماہ تو وہ سیٹ نہیں ہوتے انہیں دو سال کے فاؤنڈیشن کا مکمل پروسیجر معلوم ہوتے ہوتے کافی دیر لگتی ہے اور دیکھا گیا ہے کہ کافی دیر تک طلباء کنفیوژن کا شکار رہتے ہیں۔ ویسے تو تمام باتیں آہستہ آہستہ ہی معلوم ہوتی ہیں پھر بھی ہم مختصراً کچھ بیان کر دیتے ہیں۔

فاؤنڈیشن کورس جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے دو حصوں پر مشتمل ہے F.E.I اور F.E.II ہر حصہ تین تین ٹرمز پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر ٹرم اوسطاً اڑھائی ماہ پر مشتمل ہوتی ہے ہر ٹرم کے بعد کالج کی طرف سے ایک امتحان ہوتا ہے اس طرح تینوں ٹرمز کے امتحانات کورس میں سے ہوتے ہیں جو کہ پہلے سے متعین ہے اور اس کی تعلیم کالج میں دی جاتی ہے۔ پیپرز میں عموماً تمام سوال حل کرنے ہوتے ہیں۔ اس طرح کالج اس امیدوار کا داخلہ فاؤنڈیشن کے امتحان کے لئے داخلہ بھیجتا ہے جو کہ تینوں ٹرمز کے امتحانات میں مجموعی طور پر 60% نمبر حاصل کرے۔ F.E.I میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں

(1) کمیونیکیشن (2) ریاضی + شماریات (3) اکنامکس + بزنس لاء (4) اکاؤنٹنگ F.E.I اور F.E.II کو پاس کرنے کے لئے کل چھ چانس ہوتے ہیں جن میں دونوں امتحانات پاس کرنے ہوتے ہیں۔ جس طرح سال میں دو سیشن شروع ہوتے ہیں اس طرح سال میں دو دفعہ ان کے امتحانات ہوتے ہیں ایک اپریل میں اور دوسرا اکتوبر میں۔

آخر میں اس بات پر مضمون ختم کرتا ہوں کہ جو طلباء اس طرف رجحان رکھتے ہوں وہ اس فیلڈ میں آئیں۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے فیصل آباد کے کالج کا پتہ درج ذیل ہے۔

کالج آف کامرس پروفیشنلز (C.C.P) 135/c پیپلز کالونی نزد ریڈیو اسٹیشن فیصل آباد۔ عطاء الغفار راشد C/O پروفیسر رانا عبدالستار خان مکان نمبر 259/1 P/O مظفر کالونی۔ عید گاہ روڈ مسعود آباد فیصل آباد۔ فون نمبر 041-666868

تاریخ احمدیت جلد دوم

لندن میں جلسہ مذاہب عالم کی تجویز

حضرت بانی سلسلہ نے "تحفہ قیصریہ" میں ملکہ کے سامنے "جلسہ مذاہب" کے انعقاد کی تجویز بھی پیش کی۔ چنانچہ فرمایا۔ "قیاصرہ روم میں سے جب تیسرا قیصر روم تخت نشین ہوا۔ اور اس کا اقبال کمال کو پہنچ گیا تو اسے اس بات کی طرف توجہ پیدا ہوئی کہ دو مشہور فرقہ عیسائیوں میں جو ایک موحد اور دوسرا حضرت مسیح کو خدا جانتا تھا باہم بحث کروائے۔ چنانچہ وہ بحث قیصر روم کے سامنے بڑی خوبی اور انتظام سے ہوئی اور بحث کے سننے کے لئے معزز ناظرین اور ارکان دولت کی صدہا کرسیاں بلحاظ رتبہ ومقام کے بچھائی گئیں اور دونوں فریق کے پادریوں کی چالیس دن تک بادشاہ کے سامنے بحث ہوتی رہی اور قیصر روم بخوبی فریقین کے دلائل سنتا رہا۔ اور ان پر غور کرتا رہا۔ آخر جو موحد فرقہ تھا اور حضرت یسوع مسیح کو صرف خدا کا رسول اور نبی جانتا تھا وہ غالب آگیا اور دوسرے فرقہ کو ایسی شکست آئی کہ اسی مجلس میں قیصر روم نے ظاہر کر دیا کہ میں نہ اپنی طرف سے بلکہ دلائل کے زور سے موحد فرقہ کی طرف کھینچا گیا اور قبل اس کے جو اس مجلس سے اٹھے توحید کا مذہب اختیار کر لیا۔ اور ان موحد عیسائیوں میں سے ہو گیا جن کا ذکر (کلام الٰہی) میں بھی ہے اور بیٹا اور خدا کہنے سے دست بردار ہو گیا۔ اور پھر تیسرے قیصر تک ہر ایک تخت روم موحد ہوتا رہا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ ایسے مذہبی جلسے پہلے عیسائی بادشاہوں کا دستور تھا اور بڑی بڑی تبدیلیاں ان سے ہوتی تھیں ان واقعات پر نظر ڈالنے سے نہایت آرزو سے دل چاہتا ہے کہ ہماری قیصرہ ہند دام اقبالہا بھی قیصر روم کی طرح ایسا مذہبی جلسہ پایہ تخت میں انعقاد فرمادیں کہ یہ روحانی طور پر ایک یادگار ہو گی۔ مگر یہ جلسہ قیصر روم کی نسبت زیادہ توسیع کے ساتھ ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہماری ملکہ معظمہ بھی اس قیصر کی نسبت زیادہ وسعت اقبال رکھتی ہیں...... ہاں یہ ضروری ہو گا کہ اس جلسہ مذاہب میں ہر ایک شخص اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے دوسروں سے کچھ تعلق نہ رکھے۔ اگر ایسا ہوا تو یہ جلسہ بھی ہماری ملکہ معظمہ کی طرف سے ہمیشہ کے لئے ایک روحانی یادگار ہو گا۔ اور انگلستان جس کے کانوں تک بڑی خیانتوں کے ساتھ (دینی) واقعات پہنچائے گئے ہیں ایک سچے نقشہ پر اطلاع پا جائے گا۔ بلکہ انگلستان کے لوگ ہر ایک مذہب کی سچی فلاسفی سے مطلع ہو جائیں۔"

دعا میں جس قدر بے ہودگی ہوتی ہے اسی قدر اثر کم ہوتا ہے۔ یعنی اس کی استجابت ضروری نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً ایک شخص ہے کہ اس کا گزارہ ایک دو روپیہ روزانہ میں بخوبی چل سکتا ہے۔ لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا سوال بے ہودہ ہو گا۔ یہ ضروری امر ہے کہ ضرورت حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کی جاوے۔ جب کسی کی مصیبت کا خط آتا ہے اور اس میں دعا کی درخواست ہوتی ہے تو دیکھا گیا ہے کہ دل خوب لگ کر دعا کرتا ہے لیکن دوسری بے ہودہ درخواستوں میں اس قدر دل نہیں لگتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

موصیان کرام

○ پنشن کے کمیوٹ شدہ حصہ پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہو گی اور موصی کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ اس پر حصہ آمد یکشت ادا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل کو عراق کا خوف

عراق کا بحران حل ہونے کے آثار دکھائی دے رہے ہیں اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور عراق کے صدر صدام حسین کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس معاہدے کے باوجود اسرائیل پر عراق کا جو خوف طاری ہے اس کے پیش نظر اسرائیل نے اس معاہدے کے باوجود اپنی فوجی تیاریاں جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ فوجی ترجمان نے ریڈیو اسرائیل کو بتایا ہے کہ ہم عوام کو گیس ماسک تقسیم کرتے رہیں گے۔ اور دفاعی تیاریاں بھی جاری رکھی جائیں گی۔ اسرائیل کے عوام نے جو عراق سے بری طرح خائف ہیں گذشتہ ہفتے سے گیس ماسک فروخت کرنے والی دکانوں پر رش کر رکھا ہے۔ اسرائیل کی کابینہ نے بھی اعلان کیا ہے کہ وہ اس معاہدے کے باوجود اینٹی بائیوٹک ادویہ بغیر ڈاکٹری نسخہ کے فروخت کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ اسرائیل کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم امریکہ کے رد عمل کا انتظار کر رہے ہیں اور امریکہ کے رد عمل کے بغیر عراق اقوام متحدہ معاہدے پر کوئی تبصرہ نہیں کریں گے۔

○○○

کویت میں ہنگاموں کا خطرہ

کویت نے اسلحہ کے معائنہ کاروں کے معاملہ پر علاقہ میں پائی جانے والی کشیدگی کے پیش نظر ملک کے 25۔ فروری کو منائے جانے والے فوجی دن اور 26۔ فروری کو عراق سے۔ آزادی کی تقریبات منائے جانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ وزارت داخلہ کے ڈائریکٹر بدر صالح نے بتایا کہ حکومت کلبوں میں منائے جانے والے جلسوں اور تقریبات پر مکمل پابندی عائد کر دے گی۔ اس روز کویتی عوام سڑکوں پر آکر ہلا گلا کرتے ہیں۔ انہوں نے کویتی باشندوں اور یہاں پر مقیم غیر ملکیوں سے کہا ہے کہ وہ ملک کی سلامتی میں اپنا کردار ادا کریں۔ اور عراقی ایجنٹوں کو کوئی موقع فراہم نہ کریں کہ وہ کوئی ہنگامہ کر سکیں۔ کویت میں یہ افواہیں عام ہیں کہ ملک میں ہنگامہ کرنے کے لئے عراق کے ایجنٹ داخل ہو چکے ہیں۔ گذشتہ چند روز سے کویتی پولیس نے گشت بڑھا دیا ہے اور لوگوں کی شناخت کی سختی سے چیکنگ کی جا رہی ہے۔

○○○

انڈونیشیا میں مظاہروں پر پابندی

انڈونیشیا کی حکومت نے مارچ میں ہونے والے ملک کے صدارتی انتخابات کے پیش نظر آئندہ 25 روز کے لئے سڑکوں پر احتجاجی مظاہرے کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ ہزاروں پولیس اہلکاروں اور فوجیوں کو دارالحکومت جکارتہ میں تعینات کر دیا گیا ہے۔ ایک ہزار اراکین اسمبلی اس ماہ کی 10۔ تاریخ کو پانچ برس کی مدت کے لئے صدر اور نائب صدر کا انتخاب کریں گے۔ حکمران گولکر پارٹی نے صدر سہارتو کو مزید 5 سال کے لئے صدر کے عہدے کے لئے نامزد کر دیا ہے۔

صدر سہارتو 1966ء سے ملک کے صدر چلے آ رہے ہیں اس طرح سے وہ 32 سال سے ملک کے صدر چلے آ رہے ہیں۔ پہلے انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ وہ آئندہ ملک کی صدارت کے عہدے کے لئے امیدوار نہیں ہوں گے۔ لیکن بعد ازاں انہوں نے اپنا ارادہ بدل دیا اور دوبارہ صدر کے عہدے کے لئے امیدوار بن گئے۔ گذشتہ چند ماہ سے ملک کے کئی شہروں میں صدر سوہارتو کے خلاف مظاہرے جاری ہیں۔ اس کی بڑی وجہ ملک میں موجود اقتصادی بحران ہے جس سے قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور بڑی تعداد میں لوگوں کو روزگار سے محروم ہونا پڑا ہے۔ جس کی وجہ سے ملک میں بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔ لیکن ملک میں جو نظام قائم ہے اس کے نتیجے میں صدر سوہارتو کا دوبارہ انتخاب قریباً یقینی ہے۔ اور ملک میں جاری شدہ ہنگاموں سے صدر سوہارتو کو خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔

○○○

تامل ٹائیگرز کی تازہ کارروائی

سری لنکا کے نواحی حکام کے مطابق تامل ٹائیگرز نے جافنا کے قریب ساحل پر دو فوجی جنگی جہازوں پر حملہ کیا جس سے 65 فوجی ہلاک ہو گئے۔ بی بی سی کے مطابق یہ حملہ خودکشی پر آمادہ تامل باغیوں کے دستے نے کیا۔ جس نے گولہ بارود سے بھری ہوئی 8 کشتیاں بحریہ کے جہازوں سے ٹکرا دیں۔ اس سے ان جہازوں کو سخت نقصان پہنچا اور گولہ بارود سے آگ لگ گئی اور دھماکوں کے نتیجہ میں 65 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ دونوں جہازوں پر سو سے زائد فوجی سوار تھے۔

سری لنکا کی فوجیں اس ساحل پر تامل ٹائیگرز سے کئی دفعہ جنگ کر چکی ہیں۔ جہازوں کی تباہی کے بعد فوج نے باغیوں کے متوقع ٹھکانوں پر گولہ باری کی۔ اور باغیوں کی متعدد کشتیوں کو تباہ کر دیا۔ سرکاری فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے بڑی تعداد میں تامل گوریلوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ لیکن اس کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔

○○○

ہانگ کانگ میں برڈ فلو دوبارہ

ہانگ کانگ میں ڈاکٹروں نے 10 ہیلتھ ورکروں میں مرغیوں کی بیماری "برڈ فلو" کے اینٹی باڈیز دریافت کئے ہیں۔ ڈاکٹروں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ یہ بیماری مزید انسانوں میں بھی پھیل سکتی ہے واضح رہے کہ چند ماہ قبل دریافت ہونے والی اس بیماری کے نتیجے میں اب تک 6۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ جس کے بعد لاکھوں کی تعداد میں مرغیوں کو ہلاک کر کے ضائع کر دیا گیا تھا۔ جس سے کاروباری اداروں کو بے اندازہ نقصان برداشت کرنا پڑا۔

اب سائنس دان اس اہم سوال کا جواب تلاش کر رہے ہیں کہ کیا یہ موذی بیماری انسانوں سے انسانوں کو لگ سکتی ہے؟ ماہر سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اگر یہ بیماری انسانوں سے انسانوں کو لگ گئی تو بڑی تعداد میں انسان اس بیماری کا شکار ہو سکتے ہیں۔ ایک مرحلے پر یہ توقع کی گئی تھی کہ

ملک رفیق احمد مربی سلسلہ۔ ربوہ

کوبرا کا حملہ اور خدا کا احسان

اللہ تعالیٰ کے ہر انسان پر ان گنت احسانات ہیں جن کا بہت ہی کم کو احساس ہوتا ہے لیکن بعض اوقات ایسے عین مواقع پر احسانات ہوتے ہیں کہ جن کا بھلانا ہمارے لئے مشکل ہوتا ہے۔ خدا کے ان احسانات کے سلسلے میں دنیا میں ہمارے جیسے انسانوں کے ذریعہ سے ہی کوئی نہ کوئی تدبیر کر دی جاتی ہے یا بروقت دل کو مضبوط کر دیا جاتا ہے۔ آج سے غالباً 18 سال قبل براعظم افریقہ کے ملک تنزانیہ کے جنوبی حصہ میں خاکسار اپنے کام کے سلسلہ میں گیا ہوا تھا۔ جنوبی تنزانیہ میں روما کمشنری میں ایک شہر سونگیا ہے وہاں میں نے ایک مکان کی تعمیر شروع کی اور مکمل ہونے سے قبل ہی رہنا شروع کر دیا۔ چند دن قیام کیا اور بجلی وغیرہ لگوالی لیکن ابھی فرش نہیں لگا تھا اور نہ ہی پلستر ہوا تھا اور صرف باہر کے دروازے ہی لگوائے تھے کھڑکیوں پر ٹاٹ لگا کر گزارا کر رہا تھا کہ ایک دن جب کہ رات کے نو بجے تھے اور سواحیلی زبان میں خبریں ہو رہی تھیں۔ میں چارپائی پر لیٹے ہوئے کہنی کے سہارے خبریں غور سے سن رہا تھا اس وقت زبردست بارش کا سلسلہ جاری تھا اور چھت پر لوہے کی چادروں کی وجہ سے بہت شور تھا کہ اچانک اس چھوٹے سے کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا ڈیڑھ گز لمبا کوبرا سانپ اپنی گردن مع اپنے جسم کے ایک فٹ سے زائد بلند کئے ہوئے پھنکارتا ہوا میری طرف بڑھ رہا ہے۔ میں نے اسے دیکھا اور پورا جائزہ لینے سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہاں سے بھاگنے یا اسے مارنے کی تدبیر کرنے کا کوئی وقت نہیں ہے اس لئے اسی طرح کہنی کا سہارا لئے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے لگا۔ وہ آہستہ آہستہ میری طرف بڑھ رہا تھا اور ٹکٹکی باندھے میری آنکھوں میں دیکھ رہا تھا گویا کہ وہ مجھے ڈرانے کی کوشش میں تھا اور میں اس کو ڈرانے کی کوشش میں تھا۔ میرے قریب پہنچتے پہنچتے 5 منٹ گزر چکے تھے یہاں تک کہ چارپائی کے قریب پہنچ گیا اور اب اس کی آنکھیں میری آنکھوں کے سامنے تھیں۔ اور وہ اپنی زبان اتنی تیزی سے ہلا رہا تھا کہ اس کی تھوڑی تھوڑی ہوا مجھے میرے ماتھے پر محسوس ہوتی تھی کہ اچانک وہ لوہے کی چارپائی کے پائے سے پھسل گیا جس کا وہ سہارا لئے ہوئے تھا عین اس لمحے میں نے ریڈیو کی سوئی کو گھمایا کہ تریپولی لیبیا سے کوئی بین کی آواز تلاش کروں۔ خوش قسمتی سے ریڈیو سے اس قسم کی بین کی آواز آ رہی تھی جو ہمارے ہاں مداری جو سانپوں کو اٹھائے پھرتے ہیں بجاتے ہیں۔ میں نے اس کو زور سے لگا دیا اور مجھے محسوس ہوا کہ سانپ کا رخ اب ریڈیو کی جانب ہو گیا ہے۔ اب کوبرا نے اس لوہے کی میز پر چڑھنے کی کوشش شروع کر دی جس پر ریڈیو پڑا تھا لیکن ابھی تک اتنا راستہ نہ تھا کہ میں بھاگ کر اسے مارنے کی کوئی تدبیر کر سکوں۔ ریڈیو تک پہنچنے کی کوشش میں بھی وہ پھسل گیا۔ اب اس نے ریڈیو تک پہنچنے کے لئے دیوار کا رخ کیا اور دیوار پر چڑھ کر میز پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا اور یہ وہ وقت تھا جبکہ دروازہ خالی ہو چکا تھا اور اس وقت تک تقریباً دس 10 منٹ گزر چکے تھے۔ جب میں نے راستہ دیکھا تو سرہانہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ کر دروازہ کی طرف جمپ کیا اور باہر نکل گیا۔

ہمارے ایک نمٹمبو کے رہنے والے دوست مکرم عثمانی ڈیمبو باہر صحن میں اپنی خوراک اگالی پکا رہے تھے ان کو اطلاع دی کہ مہمان آیا ہوا ہے۔ اس علاقہ میں سانپوں کی اتنی کثرت تھی کہ ہم انہیں بن بلائے مہمان کہا کرتے تھے۔ چنانچہ سانپ کے مارنے کے آزمودہ حیلہ مٹی کے تیل کا ایک کپ ساتھ لائے اور اندر جھانک کر دیکھا تو سانپ کنڈلی مارے ہوئے اپنا سر سپیکر کے آگے رکھے ہوئے اپنے حال میں مست ہے۔ مکرم عثمانی صاحب نے کہا کہ مٹی کا تیل پھینکیں لیکن میں نے مخالفت کی کہ اس طرح ریڈیو خراب ہو جائے گا بلکہ بین کی آواز ختم ہونے کا انتظار کریں جب آواز ختم ہوئی تو سانپ ریڈیو چھوڑ کر دیوار کی طرف نیچے آگیا۔ ہم نے مٹی کا تیل پھینکا جس سے اس کی طاقت ختم ہوئی اور ہم نے ڈنڈے سے اسے مار دیا۔ سانپ کے کان ہوتے ہیں یا نہیں یہ مسئلہ زیر بحث نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ سنتا ہے خواہ ہوا کی لہروں سے سنے یا زمین کی جنبش سے۔ عام طور پر کہتے ہیں کہ اس کے تو کان ہی نہیں ہوتے لیکن اس کی محسوس کرنے کی حس کا کسی کو انکار نہیں۔ سانپ کو قابو کرنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اس پر مٹی کا تیل پھینکا جائے یا سپرے کیا جائے اس طرح کرنے سے اگر تو چھوٹا سانپ ہے تو اس کی کھال ادھڑنا شروع ہو جائے گی اور اگر بڑا ہے تو اس کی جلد پھٹنا شروع ہو جائے گی اور بھاگنے کی طاقت ختم ہو جائے گی اور آپ آسانی سے اسے مار سکیں گے۔ خدا کا یہ بڑا احسان ہے کہ اس نے اس وقت میرے دل کو مضبوط کیا۔ اس کی دہشت مجھے مرعوب نہ کر سکی میں اسے اس وقت محض سنڈی کی حیثیت دیتا رہا اور پھر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تقریباً 10 منٹ تک دیکھتا رہا۔ خدا کے اس احسان عظیم کو کہ اس نے جرات دی۔ حوصلہ دیا مقابلہ کی ہمت دی اور مجھے ایک نئی زندگی دی۔ اس بات کو ہر لمحہ میرے دل میں نقش کر دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بیماری پر قابو پا لیا گیا ہے۔ لیکن تازہ اطلاعات نے ملک بھر میں اور حکومتی اداروں میں پریشانی کی لہر دوڑا دی ہے۔ اور ایک بار پھر اس بیماری پر قابو پانے کے اقدامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

ہوتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اساتذہ کی حالت اتنی خراب نہیں ہوئی جتنی کہ اگر وہ سلک احمدیت میں منسلک نہ ہوتے تو ہو جاتی۔ بہرحال جتنا بھی نقصان کسی کو پہنچا ہے۔ میں سمجھتا ہوں طلباء کی بددعا کی وجہ سے ہے اور اس کا ہم نے اپنے زمانہ میں خود تجربہ کیا تھا۔ ورنہ یہ ممکن نہ تھا کہ چند ہی دنوں میں اس کا نتیجہ ظہور میں آتا۔

یہ خیال رکھنا چاہئے کہ طلباء ضروری نہیں کہ اپنے منہ سے دعا کریں۔ ان کی روح کو سزا کی وجہ سے جو اذیت پہنچتی ہے۔ وہی خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دینے کے لئے کافی ہے۔

ارادی طور پر بددعا مت کرو اس ضمن میں میں طلباء کو بھی اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مضمون پڑھ کر ان کے دلوں میں قطعاً یہ خیال پیدا نہیں ہونا چاہئے کہ اگر وہ پہلے نہیں کرتے تھے تو اب بددعا کرنا شروع کر دیں۔ یہ احسان ناشناسی ہے۔ کیونکہ استاد کا احترام کرنا بھی اسی طرح واجب ہے جس طرح کہ استاد کو طلباء کی معصوم روحوں کا پاس رکھنا۔

میرا مطلب یہ بیان کرنے سے صرف یہ تھا کہ بعض اوقات استاد بلا ضرورت مارتے ہیں۔ ان سے یا تو قدرت خود بدلے لیتی ہے اور یا غیر اختیاری طور پر طلباء کے دلوں سے ایسی بددعائیں نکل جاتی ہیں۔ جو عرش الہٰی کو بھی ہلا دیتی ہیں۔ اور استادوں کو ان بددعاؤں سے بچنا چاہئے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ طلباء کو بددعا اختیاری بنا لینی چاہئے وہ کبھی قبول نہیں ہو گی۔ بلکہ وہ گناہ کا موجب ہو گی۔ بددعا غیر اختیاری ہوتی ہے۔ اور اول تو خدا تعالیٰ ہماری روح کی اذیت کو خود سمجھتا ہے۔ اظہار کی ضرورت نہیں۔

سزا سے معافی کی دعا میں نے غالباً ضرورت سے زیادہ اس مسئلہ پر روشنی ڈال دی ہے۔ اصل مقصد میرا یہ کہنے کا تھا کہ بعض اوقات دعا کی وجہ سے سزا سے معافی ہو جاتی ہے۔ مثلاً ہم نے اکثر آزمایا کہ سزا دینے کے لئے ماسٹر نے کھڑا کیا تو ہم نے یہ دعا کرنی شروع کر دی...... تو ماسٹر کا سزا دینے کا ارادہ بدل جاتا تھا۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ جان بوجھ کر روز کام کر کے نہ جائیں اور اس دعا کے سہارے بچنے کی کوشش کریں۔ وہ دعا کبھی قبول نہ ہو گی۔ بلکہ اس کا الٹا اثر ہو گا۔ اور آپ کو زیادہ مار پڑے گی۔ کیونکہ ایک تو آپ نے کام نہیں کیا اور دوسرا آپ خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم کرنل جاوید احمد رشدی صاحب راولپنڈی حال کوہاٹ بعارضہ دل ہسپتال میں زیر علاج ہیں موصوف کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب دفتر انصاراللہ کے چھوٹے بھائی مکرم سرور احمد صاحب عامر الیکٹرک سٹور ربوہ 3 ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عمران احمد خان کارکن دفتر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ کی خالہ محترمہ شوکت جہاں بیگم صاحبہ حال سرسید ٹاؤن نارتھ کراچی کئی ماہ سے دماغی ٹیومر کے باعث شدید بیمار ہیں۔ آج کل جناح ہسپتال کراچی میں داخل ہیں سانس کی تکلیف بھی ہے اور آکسیجن لگی ہوئی ہے۔ تندرستی کے لئے درخواست دعا ہے۔

یہ دعا تو ضرورت کے موقع پر جب آپ نے فی الواقع مجبوری کی وجہ سے کام نہیں کیا اور آپ کی نیت صاف ہے۔ کام آنے والی ہے۔ اور اس کے متعلق میرا تجربہ ہے کہ یہ بالعموم صحیح نکلا کرتی تھی۔

بہرحال طلباء کو دعا کے سہارے پر جینا چاہئے۔ اور اگر وہ دعا کے ساتھ پوری محنت کے ساتھ پڑھائی بھی کریں۔ تو ان کا مستقبل نہایت شاندار ہو سکتا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

تربیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے کی بھی اور بیٹی کی بھی عمدہ جماعتی روایات کے مطابق ہے۔ اور لڑکا بھی بہت مخلص اور فدائی ہے۔ پس اس پہلو سے میں امید رکھتا ہوں کہ دونوں خاندان کے بزرگوں کی نیک روایات کو یہ اور ان کی آئندہ نسلیں زندہ رکھیں گی۔ اس درخواست کے ساتھ کہ آپ بھی میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں میں اب اس نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ لڑکی کے والد مکرم میر داؤد احمد صاحب یہاں موجود ہیں...... چونکہ بچے کی طرف سے بھی اور میاں حنیف احمد صاحب کی طرف سے بھی میرے متعلق اچھی رائے کا اظہار کیا گیا ہے کہ میں ازخود بھی ان کی ولایت کر سکتا ہوں مگر امر واقع یہ ہے کہ لڑکے کا کوئی ولی نہیں ہوا کرتا لڑکا خود ولی ہوتا ہے۔ مگر ان دونوں نے کیونکہ ایک رائے کا اظہار کیا ہے کہ اقرار میں خود کروں۔ میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ مجھے عزیزم سلمان احمد ابن مرزا حنیف احمد صاحب کا نکاح عزیزہ عطیہ الھادی شیما احمد بنت ڈاکٹر میر داؤد احمد صاحب کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر ان کے وکیل کی حیثیت سے منظور ہے۔ آیئے اب دعا میں شامل ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

خاص خاص پروگرام

جمعہ 27- فروری 1998ء

5-30 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
6-05 لقاء مع العرب۔
6-55 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
8-20 اردو کلاس۔
10-50 ہومیوپیتھی کلاس از حضرت صاحب۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 پشتو پروگرام۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 کمپیوٹر سب کے لئے۔
6-00 خطبہ لائیو از حضرت صاحب۔
7-30 رات۔ فرانسیسی پروگرام۔
8-35 خطبہ۔ دوبارہ۔
10-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس۔

ہفتہ 28- فروری 1998ء

2-45 خطبہ دوبارہ۔
3-50 فرانسیسی پروگرام۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
6-25 لقاء مع العرب۔
7-30 خطبہ دوبارہ۔
8-30 اردو کلاس۔
9-05 کمپیوٹر سب کے لئے۔
11-40 چلڈرنز کارنر حضرت صاحب سے ملاقات۔
12-25 سرائیکی پروگرام۔
1-00 طبی معاملات۔
3-00 اردو کلاس۔
5-30 سویڈش سیکھیے۔
8-00 حضرت صاحب کی بچوں سے ملاقات۔
9-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس۔

اتوار یکم مارچ 1998ء

1-30 (رات) آپ کا خط ملا۔
2-00 مجلس سوال و جواب سیشن منعقدہ محمود ہال۔
3-00 حضرت صاحب سے بچوں کی ملاقات۔
4-25 سویڈش سیکھیے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 کینیڈین ہورائزن۔ فوڈ فار تھاٹ
8-00 اردو کلاس۔
9-00 سویڈش سیکھیے۔
10-00 بچوں سے حضرت صاحب کی ملاقات۔
12-05 خطبہ۔ (دوبارہ)۔
1-00 (دوپہر) مجلس سوال و جواب منعقدہ محمود ہال۔
2-35 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
5-30 چینی زبان سیکھیے۔
8-00 حضرت صاحب سے انگریزی بولنے والوں کی ملاقات۔
9-00 لقاء مع العرب۔
11-25 اردو کلاس۔

سوموار 2- مارچ 1998ء

1-30 چلڈرنز کارنر۔ ورکشاپ نمبر1۔
1-50 مجلس سوال و جواب۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
3-00 درس کلام الٰہی۔
4-25 چینی زبان سیکھیے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 آپ کا خط ملا۔
8-00 اردو کلاس۔
9-20 چینی زبان سیکھیے۔
10-00 حضرت صاحب سے ملاقات انگریزی دان دوستوں سے۔
12-15 درس کلام الٰہی۔
1-30 (دوپہر) کوئز پروگرام۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 سپورٹس کبڈی۔ سپورٹس ریلی 1997ء۔
5-30 نارویجین سیکھیے۔
8-00 ہومیوپیتھی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
11-00 اردو کلاس۔

منگل 3- مارچ 1998ء

1-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
2-05 ویو پوائنٹ۔
2-30 دینی تعلیم روحانی خزائن۔
3-00 ہومیوپیتھی کلاس۔
4-25 نارویجین زبان سیکھیے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 سپورٹس۔ کبڈی
7-55 سراج الدین صاحب سے انٹرویو۔
8-20 اردو کلاس۔
9-00 نارویجین زبان سیکھیے۔
10-00 ہومیوپیتھی کلاس۔
11-45 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
12-20 (دوپہر) پشتو پروگرام۔
1-20 دینی تعلیم۔ روحانی خزائن
1-50 لقاء مع العرب۔
2-50 اردو کلاس۔
3-50 طبی معاملات۔
5-30 فرانسیسی سیکھیے۔
8-00 درس کلام الٰہی۔ 9-00 لقاء مع العرب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26 فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم اور مسٹر جسٹس سعید الرحمٰن فرخ پر مشتمل ڈویژن بنچ نے سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے غیر ملکی اکاؤنٹس منجمد کرنے اور ان کی طلبی کے بارے میں سنگل بنچ کے احکامات معطل کر دیئے ہیں۔ وہ عدالت میں پیش نہیں ہوں گی۔

○ سپریم کورٹ میں توہین عدالت کیس کی سماعت جاری ہے۔ توہین عدالت کیس میں سابق صدر لغاری کی فریق بننے کی درخواست مسترد کر دی گئی ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی طرف سے نواز شریف کی حکومت کے خلاف فیصل آباد میں منعقد کی گئی ریلی سے پیپلز پارٹی میں نئی جان پڑ گئی ہے۔ پارٹی کے قائدین نے دعویٰ کیا ہے کہ 10- اپریل 1986ء کے بے نظیر بھٹو کے پہلے جلوس کے بعد اب 25- فروری 1998ء کو فیصل آباد میں ان کا سب سے بڑا جلوس نکلا ہے۔ جگہ جگہ بے نظیر بھٹو کا استقبال کیا گیا۔ نوٹ اور پھول برسائے گئے شہر جھنڈیوں اور بینروں سے سجایا گیا تھا۔

○ فیصل آباد میں جلسہ عام سے محترمہ بے نظیر بھٹو نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیر اور ایٹمی پروگرام پر سودے بازی کر کے دیسی گوربا چوف ملک کو توڑنا چاہتا ہے حکومت 3 لاکھ ملازموں کو فارغ کر کے بیروزگاروں کی فوج تیار کرنا چاہتی ہے۔ بجلی اور پٹرول کی قیمتیں بڑھائی جا رہی ہیں۔ بھاری مینڈیٹ نے مہنگائی کے سوا کچھ نہیں دیا۔ عوام کی محنت کی کمائی موٹروے جیسے بیکار منصوبوں پر خرچ کی جا رہی ہے دہشت گردوں کو رہا کیا جا رہا ہے۔ میری حکومت آنے والی ہے۔ جعلی مینڈیٹ والے بھاگ جائیں گے جنہوں نے غریبوں کے چولہے بھی ٹھنڈے کر دیئے ہیں۔

○ ریلی کے آغاز پر بارش ہونے لگی۔ بے نظیر نے تسبیح نکالی اور کچھ پڑھنے لگیں۔ کچھ دیر بعد بارش تھم گئی۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کی شکایات دور کر دیں گے۔ وزیراعظم نے متحدہ قومی موومنٹ کے ایک وفد سے دورہ کراچی کے دوران ملاقات کی اور ڈیڑھ گھنٹہ تک مذاکرات کیے۔

○ ایم کیو ایم نے حکومت کو دیا گیا الٹی میٹم واپس لے لیا ہے ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی نے کہا ہے کہ وزیراعظم کے احکامات پر عمل درآمد کے لئے 5- مارچ کی ڈیڈ لائن مقرر کر دی ہے۔

○ مسلم لیگ اور اے این پی کا اتحاد ختم ہو گیا ہے۔

○ بجلی کا بل اب کسی بھی بینک میں جمع کرایا جا سکے گا۔ اس سے بلوں کی ادائیگی میں آنے والی دشواریاں کم ہو جائیں گی۔

○ چترال جانے والی فلائنگ کوچ گہری کھائی میں گرنے سے 13 افراد جاں بحق اور 5 زخمی ہو گئے ہیں۔ حادثے کے بعد فلائنگ کوچ کو آگ لگنے سے ایک شخص زندہ جل گیا۔

○ سمجھوتہ ایکسپریس کے بھارتی مسافر پاکستانی حکام کے رویئے پر چیخ اٹھے ہیں۔ واہگہ ریلوے سٹیشن پر ہندو سکھ یاتروں سمیت بارہ سو مسافر آٹھ گھنٹے بھوکے پیاسے پڑے رہے۔ بھارتی مسافروں نے کہا کہ ایسے لگا ہے جیسے دشمنوں کے نرغہ میں آ گئے ہیں۔ ہماری توبہ جو آئندہ پاکستان کا رخ کریں۔ ہم سے بھیڑ بکریوں جیسا سلوک کیا گیا ہے۔ کسٹم حکام نے کہا ہے کہ سیکورٹی کے نقطہ نظر سے سمجھوتہ ایکسپریس کی سخت چیکنگ ضروری ہے۔

○ ممتاز آئینی ماہر اور قانون دان ایس ایم ظفر نے کہا ہے کہ پنجاب اور سندھ کے نام پنجابیوں یا سندھیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ پانچ دریاؤں اور دریائے سندھ کے حوالے سے ہیں۔

○ تحریک منہاج القرآن کے بانی و سرپرست اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو "المؤتمر الشعبی العالمی الاسلامی" کا نائب صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ تحریک پاکستان کا اسلام سے تعلق تھا نہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا۔ 1935ء کے ایکٹ کے تحت صوبائی خود مختاری کا حامی ہوں۔ کراچی سے سندھیوں کو کوئی فائدہ نہیں۔ اگر کراچی سندھ کے ساتھ رہے گا تو سندھی اقلیت میں تبدیل ہو جائیں گے۔ بالآخر بٹوارہ ہو گا۔ سندھی کراچی میں خوف و ہراس کا شکار ہیں۔ قائداعظم نے درست کہا تھا کہ کراچی سندھ سے جدا ہوا تو سندھ سندھیوں کا ہو گا۔ کالا باغ ڈیم بنا تو پہلے پٹھان ڈوبیں گے پھر سندھ خشک ہو گا۔ میں نے نواز شریف سے وفا کی انہوں نے ہمیشہ وعدہ خلافی کی۔ صدر اور وزیراعظم میں بیلنس آف پاور ہونی چاہئے۔

○ برساتی نالہ ڈیک سیلاب آنے سے بپھر گیا۔ جس سے تحصیل پسرور اور نارووال کے بیشتر دیہات زیر آب آ گئے ہیں، اور کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے حکم دیا ہے کہ متاثرین تاج کمپنی کو پوری رقم ملنی چاہئے۔

○ بھارتی وزیر دفاع کے سائنسی مشیر اور بھارتی میزائل پروگرام کے بانی ڈاکٹر عبدالکلام نے بی جے پی کے ایٹمی پروگرام کی حمایت کر دی ہے۔

○ طالبان نے انسانی حقوق پر مغربی ممالک کو مذاکرات کی پیشکش کر دی ہے اور کہا ہے کہ افغان سرزمین پر اب مکمل امن ہے۔ افغان خواتین کو اسلام کے مطابق حقوق دیئے جا رہے ہیں۔

○ سپاہ صحابہ نے ملی یک جہتی کونسل سے مکمل علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ قائدین کا رویہ جانبدارانہ ہے۔ ہمارے رہنماؤں کی رہائی کے لئے کچھ نہیں کہا گیا۔

○ امریکی سائنس دان سٹیفن نے دعویٰ کیا ہے کہ قیامت کبھی نہیں آئے گی۔ کائنات یونہی پھیلتی رہے گی۔

○ امریکہ اور یورپ کے پادریوں نے آئن سٹائن کے بعد سب سے بڑے سائنس دان سٹیفن پر شدید نقطہ چینی کی ہے۔

○ وفاقی وزیر پٹرولیم و قدرتی وسائل چوہدری نثار علی نے کہا ہے کہ اگرچہ حکومت کو گیس کے شعبہ میں 2 کروڑ روپے کا خسارہ ہوا ہے لیکن گیس کے نرخ نہیں بڑھائیں جائیں گے۔

○ قومی اسمبلی میں منگل کی شام خزانہ و اقتصادی امور کے پارلیمانی سیکرٹری کامل عمر آغا نے کہا ہے کہ کوئی قادیانی افسر ایسا نہیں جو پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتا ہو۔ قادیانیوں سمیت تمام اقلیتی افسر محب وطن ہیں جو پاکستان کے مفاد کے خلاف کام نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کے پاس ان افسران کے بحران میں ملوث ہونے کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری نے یہ بات جاوید ابراہیم پراچہ، ڈاکٹر نور محمد غفاری۔ مولانا نور محمد اور سید جمیل احمد بخاری کے توجہ دلاؤ نوٹس کے جواب میں کہی۔

○ عراق کے نائب وزیراعظم طارق عزیز نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ اور عراق میں معاہدے کے بعد خلیج میں فوجوں کی موجودگی کا کوئی جواز نہیں ہے۔

○ امریکہ نے خلیج میں پہلے سے موجود 30 ہزار فوجیوں میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ نے کہا ہے کہ خلیج میں فوجیں موجود رہیں گی۔

○ فلپائن میں ملیریا اور ہیضے کی وباء پھیلنے سے 188 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ صدر مملکت رفیق تارڑ نے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ملک کی اقتصادی صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت سنگین مسئلہ اقتصادی اور مالی بدحالی ہے۔ بجٹ خسارہ غیر ملکی قرضوں کا بوجھ، ہزاروں کارخانوں کی بندش، برآمدات اور درآمدت میں عدم توازن۔ صنعتی ترقی کی رفتار میں کمی۔ بینکاری نظام کی تباہی۔ ٹیکسوں کی مقررہ ہدف کے مطابق وصولی میں ناکامی، قومی دولت کی بڑے پیمانے پر لوٹ کھسوٹ نااہلی اور بدعنوانی انتہائی تشویشناک اقتصادی صورتحال کے چند پہلو ہیں۔

○ ایک بین الاقوامی مطالعے سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ امریکی طلباء سائنس اور ریاضی میں نالائق ہو گئے ہیں۔

○ ڈاکوؤں نے پشاور سے لاہور جانے والی کوچ کے مسافروں سے زیورات اور نقدی لوٹ لی۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

متخصص علاج اردویات
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ ● فون: 212399 پوسٹ کوڈ 35460
خصوصی رعایت بکمال

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
211158 (گلی کے اندر)

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ٹچ
آفس A-6 گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر 730288 رہائش 726524
موبائل 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں
کھلی مارکیٹ سے کم قیمت میں حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات
محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ